Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ، ۴ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش، ۴ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۳ر تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲ر تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۔ ۳ر تبلیغ ۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے البتہ ابھی کمزوری باقی ہے۔
احباب کرام حضرت بیگم صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔

ربوہ ۔ ۳ر تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے جیسی ہی ہے ۔ اور کھانسی اور ضعف کی شکایت ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کامل عطا فرمائے ۔

واقفین عارضی توجہ فرمائیں

واقفین عارضی کی توجہ متعدد بار اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ رپورٹیں بھجواتے وقت انہیں اپنے وفد کا نمبر ضرور تحریر کرنا چاہیئے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ بعض دوست اس بات کا خیال نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ سے سینکڑوں واقفین کے ریکارڈ سے مطلوبہ فائل کو تلاش کرنے کے لئے کارکنوں کو مشکل پیش آتی ہے اور وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ واقفین چونکہ ہم نام بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے رپورٹ کے غلط فائل میں شامل ہو جانے کا احتمال بھی رہتا ہے۔ لہذا احباب کی خدمت میں ہماری پھر درخواست ہے کہ وہ رپورٹیں بھجواتے وقت اپنے وفود نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُکھ سے بچنے کا اصل طریق یہ ہے کہ سچے دل سے اپنے گُناہوں کی مُعافی چاہو

جو خدا کیلئے دُکھ اُٹھانے کو تیار ہو جاتا ہے خدا اس سے دُکھ اُٹھا لیتا ہے

"چاہیئے کہ ہمیشہ دُعا میں لگے رہو، نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہو گی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کریگا۔ اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس کے باعث دُوسروں کی بھی حفاظت کریگا۔ کوئی بَلا اور دُکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اُس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ اُن بلاؤں سے حصّہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ اُن کی حفاظت فرماتا ہے۔ من کان اللّٰہ کان اللّٰہ لہٗ۔ بہت سے لوگ ہیں جو زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرتے ہیں اور اپنے اسلام اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وُہ اللہ تعالیٰ کے لئے دُکھ نہیں اُٹھاتے۔ کوئی دُکھ یا تکلیف یا مُقدّمہ آجاوے تو فوراً خدا کو چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اُس کی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر جو خاص ایمان رکھتا ہو اور ہر حال میں خدا کے ساتھ ہو اور دُکھ اُٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اُس سے دُکھ اُٹھا لیتا ہے اور دو مصیبتیں اُس پر جمع نہیں کرتا۔ دُکھ کا اصل علاج دُکھ ہی ہے اور مومن پر دو بلائیں جمع نہیں کی جاتیں۔

ایک وُہ دُکھ ہے جو انسان خدا کیلئے اپنے نفس پر قبول کرتا ہے اور ایک وہ بلائے ناگہانی۔ اس بلا سے خدا بچا لیتا ہے۔ پس یہ دن ایسے ہیں کہ بہت توبہ کرو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۷)

نائیجیریا میں ہمارے پہلے میڈیکل کلینک کا افتتاح

مکرم مولوی فضل الٰہی انوری صاحب امیر نائیجیریا کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کے تحت نائیجیریا میں کھلنے والے ہمارے ہیلتھ سنٹرز میں سے پہلے احمدیہ میڈیکل کلینک BUKURA (JOS) باکورا کا ۵ر فروری ۱۹۷۲ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسمی افتتاح ہو رہا ہے اس کے انچارج ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب ہوں گے۔ یاد رہے اس ملک میں ہمارے دو ڈاکٹر پہنچ چکے ہیں اور مزید دو ڈاکٹر جلد روانہ ہو رہے ہیں۔

احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس تقریب کو کامیاب بنائے اور اس کلینک کو زیادہ سے زیادہ ہمارے افریقن بھائیوں کے دُکھوں کا مداوا بنائے ۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دردانگیز حقیقت کا دردمندانہ اظہار

آج قوم جس اندوہناک صورتِ حال سے دوچار ہے اُس کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں ہفت روزہ "المنبر" لائلپور کے مدیر محترم نے پچھلے دنوں درد بھرے دل سے علماءِ دین کے ہر طبقہ ہر فرقہ کے رہنماؤں ہر جماعت کے ذمہ داروں اور فرقوں اور جماعتوں سے نیز آزاد اصحابِ علم سے یہ مؤدّبانہ لیکن انتہائی پُرزور درخواست کی تھی کہ وہ فی الفور کہیں ایک جگہ پر جمع ہوں اور متفقہ لائحہ عمل تجویز کرکے اپنے تمام وسائل و ذرائع کو بروئے کار لائیں اور ملک کے کونہ کونہ میں پھر گھوم کر نشر و اشاعت کے وسائل سے اور ہر ممکن ذرائع ابلاغ سے اس دعوت کو ایک ایک مسلمان تک پہنچائیں۔ یہ اپیل ہینڈ بل کی صورت میں بھی ادارہ تعلیماتِ اسلامیہ کے شعبۂ دعوت و اصلاح کی جانب سے شائع کی گئی تھی اور اصحابِ فکر و دانش سے استدعا کی گئی تھی کہ اس اہم موضوع پہ اظہارِ خیال فرمائیں۔

اِس اپیل کے جواب میں ملک کے نامور دانشور محترم ڈاکٹر سیّد عبداللہ صاحب نے مدیر "المنبر" کے نام جو طویل خط رقم فرمایا ہے وہ ہفت روزہ مذکور کے ۱۱ ذوالحجہ (۲۸ جنوری) کے شمارہ میں صـ۳ پر "نالۂ دل" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے۔ یہ مکتوب یوں تو اوّل سے آخر تک بہت دردانگیز پیرائے میں لکھا ہوا ہے۔ لیکن ایک بات انہوں نے ایسی لکھی ہے جو انتہائی دردانگیز ہونے کے باعث خون کے آنسو رُلانے والی ہے، اور وُہ یہ ہے :-

"ہماری قوم (ساری کی ساری) ایک سَو برس سے مادہ پرست اور نفع پسند ہوگئی ہے۔ اِس کے لئے رُوحانی اور دینی اپیل بے اثر ہے۔ اسے رُوحانیت اور دین کی طرف لانے کے لئے بھی عملی فوائد والی تحریکوں کا سہارا لینا ہوگا، ورنہ رُوحانی اپیل بالکل نہ سُنی جائے گی"۔

اِس اقتباس میں بریکٹ میں لکھے ہوئے الفاظ یعنی "ساری کی ساری" خود ڈاکٹر صاحب موصوف کے ہیں اور انہوں نے ہی انہیں بریکٹ میں درج فرمایا ہے۔ ساری کی ساری قوم کی یہ حالت جگر پاش اور دل خراش کیوں نہ ہو جبکہ یہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اصلاحِ احوال کی تمام امیدیں یکسر معدوم ہو چکی ہیں۔ مادہ پرستی اور نفع اندوزی کے زیرِ اثر ساری کی ساری قوم کے لئے رُوحانی اور دینی اپیل کا یکسر بے اثر ہو جانا انتہائی خطرناک امر ہے۔ اِس کے تصوّر سے ہی دل پر لرزہ طاری ہوئے بغیر نہیں رہتا اس لئے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے یہ کیفیت اُن لوگوں کی بیان فرمائی ہے جو آنکھیں رکھنے کے باوجود نہیں دیکھتے، کان رکھنے کے باوجود نہیں سُنتے اور دل رکھنے کے باوجود سمجھ بوجھ سے یکسر عاری ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں چارپایوں سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿الاعراف آیت ۱۸۰﴾

ان کے دل تو ہیں مگر اس کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں اور اُن کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں اور اُن کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سُنتے نہیں۔ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر (اصل بات یہ ہے کہ) وُہ بالکل جاہل ہیں۔

ایسے گئے گزرے لوگوں کو راہِ راست پر لانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ کام اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ انہیں مادہ پرستی اور نفع پسندی کے چکّر سے نہ نکالا جائے اور ان کا اِس طور پر تزکیہ نہ کیا جائے کہ رُوحانی اور دینی اپیل ان پر اثر کرنے لگے۔ اِسکے لئے پیغمبرانہ عزیمت کی ضرورت ہے۔ ضروری ہے کہ جو لوگ قوم کے درد سے مجبور ہو کر اس کام کے لئے کھڑے ہوں وہ خود نہ صرف یہ کہ مادہ پرستی اور نفع پسندی سے مبرّا ہوں بلکہ پیغمبرانہ عزیمت کے لوازم يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعہ آیت ۳) سے بھی پُوری طرح مزیّن ہوں۔ ان لوازم میں سے سب سے زیادہ اہمیت یُزَکِّیْهِمْ کو حاصل ہے یعنی یہ کہ اصلاح کے علمبردار نہ صرف یہ کہ خود پاک اور مطہر ہوں بلکہ خود اپنی قوتِ قدسی کے زیرِ اثر دوسروں کو پاک کرنے کی اہلیت سے بھی بہرہ ور ہوں۔ اِس خداداد اہلیت کے بغیر دوسروں کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنا اور بالخصوص پُوری کی پُوری قوم کی کایا پلٹ کر رکھ دینا ہرگز ممکن نہیں ہوتا۔ جناب مدیر صاحب "المنبر" نے ایسی ہمہ گیر اصلاح کو پیغمبرانہ کام قرار دیتے ہوئے لکھا تھا :-

"اُمّتِ مسلمہ کو دین کے راستہ پر لے چلنے اور ہر اہم مرحلہ پر افرادِ اُمّت کو صراطِ مستقیم کی جانب متوجہ کرنے کا پیغمبرانہ کام وُہی لوگ انجام دے سکتے ہیں جو براہِ راست کتاب و سنت سے آگاہ ہوں جنہوں نے اپنے دن اور راتیں قال اللہ اور قال الرّسُول کے ماحول میں گزاری ہوں اور جنہوں نے حضور سرورِ کونین خاتم النبیین فداہ آبائنا و اُمّھاتنا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کو سبقاً و درساً حاصل کیا ہو اور وہ اِس عظیم سرمایہ کے وارث ہوئے ہوں جسے کتابِ الٰہی نے نسلِ انسانی کی حقیقی زندگی کا راز قرار دیا ہے"۔ (المنبر، ۲۸ جنوری ۱۹۷۲ء صـ۳)

لیکن ہمارے نزدیک یہ پیغمبرانہ کام انجام دینے کے لئے مذکورہ بالا صفات سے بڑھ کر وراثتِ نبوت کے اُس خداداد سرمایہ سے بہرہ ور ہونا ضروری ہے جسے قوّتِ قُدسیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جو بتائید و توفیقِ الٰہی دُوسروں کا تزکیہ کرکے اُن کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے اور صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں سُدھر جاتے ہیں۔ ساری کی ساری قوم کی کایا پلٹنے کا عزم رکھنے والوں کی دردمندی اور جانسوزی یقیناً قابلِ ستائش ہے۔ لیکن ان کی یہ دردمندی جبھی رنگ لا سکتی ہے کہ وُہ یُزَکِّیْهِمْ کے ماتحت دُوسروں کا تزکیہ کرنے اور اُن کی کایا پلٹنے کی خداداد اہلیت سے بہرہ ور ہوں۔

توثیقِ عشق

اُن کو نگاہِ لطف کی توفیق ہوگئی
صد شکر اپنے عشق کی توثیق ہوگئی

مُدّت سے اہلِ حق کی زباں پر تھی یہ نوید
اِس دَور کے امام کی تخلیق ہوگئی

کیا عُذر ماننے میں ہے اہلِ خرد تمہیں
جب مہدئ موعود کی تصدیق ہوگئی

ناخُوب، خُوب ہوگئے مہدیؑ کے فیض سے
یُوں خیر و شر میں باہمی تفریق ہوگئی

ہر شخص پر صداقتِ مہدئ ہُوئی عیاں
دُنیائے علم و فضل کی تحقیق ہوگئی

اِس دَور کے امامؑ کو مانا ہی ہم نے شوقؔ
حق کو قبول کرنے کی توفیق ہوگئی

(حبیب الرحمٰن خان شوقؔ)
لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور اس کی صفات کی معرفت رکھتے ہیں وہ صرف خدا تعالیٰ پر ہی توکل کرتے ہیں

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم، اے)

(۲)

حقیقی سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہے

انسان کی یہ بدقسمتی ہے کہ جو اصل سہارا ہے، انسان اسے بھول جاتا ہے اور جو حقیقی سہارا نہیں ہے اس کی طرف وہ متوجہ ہوتا اور اس پر توکل کرنے لگتا ہے چنانچہ اس آیہ کریمہ میں جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ہستی اور وجود ایسا نہیں جو تمام صفات حسنہ کا حامل رکھتا ہو اور ہر قسم کے عیب اور برائی اور کمزوری اور نقص سے پاک ہو۔ یہ صرف ایک ذات ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

قرآن کریم کے محاورہ میں (جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں بڑی وضاحت سے فرمایا ہے) اللہ سے مراد وہ وجود ہے جس کی صفات کا ذکر قرآن کریم نے بیان کیا ہے وہ خالق ہے، وہ رب العٰلمین ہے وہ رحمان ہے۔ وہ رحیم ہے۔ وہ مالک یوم الدین ہے۔ لہ الملک یعنی اس کے ہاتھ میں ہر قسم کی طاقت ہے۔ اصل بادشاہ وہی ہے۔ وہ عزیز ہے یعنی ہر قسم کا غلبہ رکھنے والا ہے اور عزت کا سرچشمہ بھی وہی ہے۔ الحکم للہ حکم اسی کا جاری ہوتا ہے۔ احمق ہے۔ وہ شخص جو کہتا ہے کہ خدا کے مقابلے میں میرا حکم جاری ہوگا۔

غرض فرمایا اللہ لا الٰہ الا ھو تمام طاقتوں کا منبع اور تمام خوبیوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

لا الٰہ الا ھو دو چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ایسا وجود نہیں جس کا سہارا لے کر انسان (اگر وہ عقل رکھتے ہوں) مطمئن ہو جائیں اور دوسرے یہ کہ جب ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں تو ہمیں اطمینان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ بھروسہ ان لوگوں نے رکھا تھا جنہوں نے سرداران مکہ کے ہاتھوں ہر قسم کے ظلم سہے تھے۔ گرمیوں کے دنوں میں انہیں تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیا جاتا تھا یا وہ گرم پتھروں پر رکھ دیئے جاتے تھے۔ کوڑے ان کو لگائے جاتے تھے۔ ان میں سے بعض کی ٹانگیں چیر دی گئیں۔ غرض اسلام کے مقابلے میں کفر سے جو کچھ بن آیا وہ اس نے کیا۔

لیکن مسلمانوں کا دل تھا کہ خدا کے بھروسے اور توکل سے بھرا ہوا اور خدا کے نور سے منور اور خدا کا پیار تھا کہ جو دلوں کے اندر سمندر کی طرح موجزن تھا اپنے پیدا کرنے والے رب سے ان کا جو تعلق قائم ہو چکا تھا اس میں ان کے لئے ایک سرور تھا اور اس سرور کے مقابلے میں انہیں کوئی تکلیف تکلیف معلوم نہیں ہوتی تھی اس واسطے اس لذت اور سرور کی خاطر (جسے خدا کے پیار کے سرچشمہ سے وہ حاصل کرتے تھے) وہ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے۔ کیونکہ اس کے مقابلے میں تمام تکالیف ہیچ تھیں (اس تکلیف میں بھی اللہ تعالیٰ ایک لذت پیدا کر دیتا تھا۔ ایک حقیقی مومن کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو اس میں بھی اسے لذت پہنچ رہی ہوتی ہے۔

حضرت بلالؓ کا توکل اور الٰہی انعام

اللہ تعالیٰ نے اپنے پر توکل کرنے والوں کے ساتھ جو سلوک کیا اس کی ایک مثال حضرت بلالؓ کی ہے۔ یہ وہی بلالؓ تھے جو قوم کے دھتکارے ہوئے اور جسے دنیا ذلیل سمجھتی تھی (آج بھی تک یہ عیسائی ملک ان کی قوم کے لوگوں کو امریکہ اور دوسرے ملکوں میں غلام بنا کر لے جاتے رہے ہیں) وہ غلام تھے۔ کفار مکہ انہیں کوئی چیز ہی نہیں سمجھتے تھے۔ پھر جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کے دل پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی تجلیاں ڈالیں۔ ان سے پیار کیا ان کے دل کو اپنے پیار سے بھر دیا۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے فرمایا دیکھو! اسلام پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ سے پیار کر کے اور میری صحبت میں رہ کر انسان کیا سے کیا بن جاتا ہے۔ یہ وہی بلالؓ ہے جسے تم ہر لحاظ سے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اب دیکھو یہ کتنا اونچا ہو گیا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ بلالؓ کا جھنڈا گاڑ دیا گیا ہے۔ تم میں سے جو شخص اپنی عزت اور جان کی حفاظت چاہتا ہو اس کے لئے ایک یہ بھی جگہ ہے وہ بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے۔

اس واقعہ میں صرف حضرت بلالؓ کی عزت نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کو جو حضرت بلالؓ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے ان کو یہ سبق دیا گیا کہ اسلام پر ایمان لانے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کے نتیجے میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اس جیسا دھتکارا ہوا اور دنیا کی نگاہوں میں ذلیل انسان آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچتا ہے پس حضرت بلالؓ کی عزت اور عظمت خدا کی نگاہ میں قائم ہوئی۔ کیونکہ خدا سے اس نے بے انتہا پیار کیا اور خدا کے عشق میں (اس) نے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں اور جو خدا کے بندے ہیں ان کی نگاہ میں بھی اس کی عظمت قائم ہوئی۔ فرمایا یہ اس کے نام کا جھنڈا ہے۔ اپنی جان بچانا چاہو تو اس کے نیچے آ جاؤ۔ اپنی عزتیں بچانا چاہو تو اس کے نیچے آ جاؤ۔

عزت کا حقیقی سرچشمہ

پس عزت کا سرچشمہ تو وہی اللہ ہے جو تمام قدرتوں کا مالک اور تمام صفات حسنہ سے متصف ہے جس کے اندر کمزوری کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ فرماتا ہے۔ اللہ لا الٰہ الا ھو۔ ایسا وجود، ایسی ہستی اس عالمین میں، اس یونیورس میں صرف ایک ہے اور وہ اللہ ہے جب اللہ ایسی ہستی ہے تو پھر وعلی اللہ فلیتوکل المومنون یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوں اور اس کی ان صفات کی معرفت رکھتے ہوں (جو قرآن کریم نے بیان کی ہیں) وہ تو پھر اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کریں گے۔ کسی اور پر توکل نہیں کریں گے۔ توکل دراصل پہلا انعام ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے نتیجہ میں انسان کو ملتا ہے۔ ویسے تفاصیل مختلف ہو جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات کے نقطۂ نگاہ سے پہلا انعام جو معرفت کے نتیجہ میں انسان کو ملتا ہے وہ مقام توکل ہے۔

اب مثلاً ہم احمدی ہیں۔ میں سوچتا ہوں آپ میں سے بھی اکثر سوچتی ہوں گی کہ اتنا بڑا کام کیسے ہوگا۔ جس وقت ایمان میں کمزوری پیدا ہوتی ہے تو پھر مثلاً آپ اپنی بچیوں کے لئے اور سہارے ڈھونڈنے لگ جاتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ ان کو تہذیب سکھا دی جائے پھر ان کی عزت قائم ہو جائے گی۔ حالانکہ عزت دینے والا تو اللہ ہے۔ کوئی تہذیب وغیرہ کسی کو عزت نہیں دیا کرتی۔ آخر ایران کی تہذیب آج کی تہذیب سے کم نہیں تھی۔ اپنے وقت کے لحاظ سے رومی اور ایرانی دنیا کی دو زبردست تہذیب یافتہ اقوام تھیں اور وہ غیر کو سمجھتی ہی کچھ نہ تھیں۔

(باقی)

خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے معنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

جو لوگ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اُن کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھے رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اس طرح پر اُس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے مفہوم سے دُور جا پڑتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ بغیر اس پر عمل کئے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا ظہور چاہتے ہیں۔ یہ ہرگز مناسب نہیں بلکہ جہاں تک ہو سکے اور انسان کے امکان اور طاقت میں ہو رعایتِ اسباب ضرور کرنی چاہیئے۔ لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مشکل کشا قرار نہ دے بلکہ ان سے کام لے کر پھر انجام کو تفویض الی اللہ کرے اور اس بات پر سجداتِ شکر بجا لائے کہ خدا نے اس کو وہ طاقتیں اور قویٰ عطا فرمائے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ صفحہ ۳۱۶-۳۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۱۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

سادہ خوراک اور سادہ لباس صحتمند معاشرہ کیلئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں

(مکرم بشیر احمد صاحب رفیق پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

اسلام آباد کیلئے روانگی

پچھلے ہفتہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بمع حضرت بیگم صاحبہ و عزیزم مرزا لقمان احمد صاحب اسلام آباد کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ ہمارے غانا کے مبلغ مکرم عبدالوہاب صاحب بن آدم جو آن دنوں ربوہ میں ہیں کو بھی حضور انور نے ساتھ چلنے کا ارشاد فرمایا۔ مکرم عبدالوہاب صاحب غانا کے باشندے ہیں۔ وقف زندگی کرنے پر ربوہ میں جامعہ احمدیہ میں تحصیل علم کیا اور ۱۹۶۰ء میں غانا میں بطور مبلغ بھجوا دیئے گئے۔ یہ حال ہی میں ربوہ آئے ہیں۔ راستہ میں حضور نے تھوڑی دیر کیلئے شیخوپورہ میں مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ کے ہاں قیام فرمایا اور معززین شہر اور افراد جماعت کو شرف ملاقات و مصافحہ عطا فرمایا۔ شیخوپورہ سے روانہ ہو کر جہلم مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ہاں توقف ہوا۔

اسلام آباد میں احباب جماعت اور غیر از جماعت معززین کو حضور نے شرف ملاقات بخشا۔

قربانی اپنی ذات سے شروع کرنی چاہیئے

ایک ملاقات کے دوران فرمایا۔

کہ اصلاح کا کام تبھی موثر ہو سکتا ہے جب کہ اپنی ذات کی اصلاح پہلے کی جائے اور یہی قرآنی حکم ہے کہ لم تقولون ما لا تفعلون فرمایا۔ ۱۹۴۷ء میں جب تقسیم ملک کے وقت ہم لوگ قادیان میں محصور ہو گئے۔ تو مجھے یہ اطلاع ملی۔ کہ ایک حلقہ میں خواتین کے کپڑے بوسیدہ ہو گئے ہیں اور بعض خواتین تو بالکل بے پردہ ہوتی جاتی ہیں میں نے گھر آکر سب سے پہلے منصورہ بیگم صاحبہ کے کپڑوں کا صندوق کھولا۔ اس میں ان کی جہیز میں آئے ہوئے نہایت قیمتی ملبوسات تھے چنانچہ میں نے سب سے پہلے ان کے صندوقوں کو کپڑوں سے خالی کر کے تقسیم کرا دئے۔ اس کے بعد اپنے خاندان کے دوسرے افراد کے کپڑے لے کر ان غریب خواتین کو دلائے۔ چونکہ میرے دیگر افراد خاندان کو یہ علم ہو چکا تھا کہ میں نے منصورہ بیگم صاحبہ کے جملہ ملبوسات تقسیم کرا دئے ہیں اس لئے انہوں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کپڑے تقسیم کرنے کے لئے دے دیئے۔

ملکی مصنوعات کو فروغ دیا جائے

فرمایا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب جبکہ ملک میں اچھا کپڑا تیار ہوتا ہے باہر سے کپڑے منگانے یا باہر کے بنے ہوئے کپڑوں کے لئے اصرار کرنا ملک سے بے وفائی کے مترادف ہے۔ ہمیں یہ تہیہ کر لینا چاہیئے کہ ہم ملکی مصنوعات کو ہی استعمال کریں گے۔ اگر سب افراد قوم نے اس پر عمل شروع کر دیا تو بہت جلد ہمارا ملک اقتصادی میدان میں ترقی کرنے کے قابل ہو سکے گا۔

فرمایا۔ میں تو سوائے اس کے کوئی تحفۃً باہر کا بنا ہوا کپڑا آئے۔ پاکستانی کپڑا ہی خریدتا ہوں۔

سادہ زندگی

فرمایا۔ سادگی میں بڑی برکت ہے۔ سادہ خوراک اور سادہ لباس صحتمند معاشرہ کے لئے دو بنیادی امور ہیں۔ اگر قوم ان دو امور پر عمل پیرا ہو جائے۔ تو انشاء اللہ بہت جلد جادۂ ترقی پر گامزن ہو جائے گی۔

فرمایا۔ یہ اچھا ہوا کہ حکومت نے کاروں کی درآمد روک دی ہے۔ حکومت کو عیاشی کی تمام درآمدات بھی روک دینی چاہئیں۔ اور ملکی مصنوعات کو فروغ دینا چاہیئے۔ میں تو اس بات کے لئے ہر وقت تیار ہوں کہ بغیر کار کے گذارا کر دوں اگر قوم کے لئے یہ قربانی دینی پڑے تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

پاکستانی فوج میں باقاعدہ کمیشن

شرائط (۱) عمر برائے سویلین امیدوار ۱۷½ تا ۲۲ سال برائے فوجی ملازمین ۱۷ تا ۲۳
(۲) سویلین امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ فوجی ملازم ۲۰ سال سے زائد عمر شادی شدہ لیا جا سکتا ہے۔
(۳) تعلیم۔ سویلین انٹرمیڈیٹ سینیئر کیمبرج۔ انٹر کے گذشتہ امتحان میں کمپارٹ میں آنے والے یا نصف ۲، ۱۹ تک انٹر کا امتحان دینے والے درخواست دے سکتے ہیں۔ سرٹیفکیٹ پرنسپل صاحب کالج تصدیق کریں کہ امیدوار کا کامیاب ہو جانا قریباً یقینی ہے۔ صرف الیف اے انگلش نہیں لیا جائے گا
(۴) پاکستان کا باشندہ ہو۔ پاکستان میں کم از کم تین سال کی رہائش ہو۔
ٹریننگ کا عرصہ کاکول میں ۲ سال۔ ابتدائی انٹرویو کے مراکز:۔
پشاور۔ راولپنڈی۔ کھاریاں۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ ملتان۔ حیدرآباد۔ کراچی۔ کوئٹہ
درخواست مجوزہ فارم پر مع دو مصدقہ فوٹو۔ تعلیمی سرٹیفکیٹس مصدقہ۔ کراسڈ پوسٹل آرڈر مالیتی ۱/۵ یکم مارچ تک ذیل کے پتہ پر پہنچنی چاہیئے۔

PA, Directorate, PA-3 (a)
Adjutant General Branch,
G.H.Q. Rawalpindi.

درخواست کا فارم ریکروٹنگ دفتر۔ ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ۔ سٹیشن ہیڈ کوارٹرز کالجز سے حاصل کریں۔ (پ۔ٹ ۳۱/۱/۷۲)

(منیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم مولوی محمد منشی خان صاحب آف ڈیریانوالہ ریٹائرڈ معلم اصلاح وارشاد قضائے الٰہی سے ۲۲ر جنوری ۱۹۷۲ء کو آٹھ بجے صبح وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم موصی تھے نماز جنازہ حضور نے دس بجے صبح مورخہ ۲۳ر جنوری ۱۹۷۲ء کو احاطہ مسجد مبارک میں پڑھائی نماز جنازہ میں ناظران وکلاء اور کارکنان صاحبان نیز اہل محلہ اور بہت سے بزرگان شامل تھے۔ مرحوم کو قطعہ موصیان میں دفن کیا گیا۔ بعد تدفین دعا مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل نے کروائی احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی درجات بلندی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر و تحمل سے نوازے۔ آمین

عبداللطیف خان
اسسٹنٹ آڈیٹر تحریک جدید ربوہ

۲۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری شرف الدین صاحب ساکن چاہ احمدیاں والا ضلع ملتان مورخہ ۳۰/۱۱ کو بعمر ۹۰ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے ۱۹۰۷ء میں تحریری طور پر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی۔ مرحوم نیک دیندار اور خادم سلسلہ تھے ان کی دینی مساعی سے اللہ تعالیٰ نے جلد ہی اس علاقہ میں احمدیت کو ترقی دی۔ مرحوم نے اپنے بعد دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم موصی تھے مورخہ ۱۲/۱ بعد نماز ظہر مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد آپ ہی نے دعا کرائی۔

(محمد صادق صدر جماعت احمدیہ چاہ احمدیاں والا ملتان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۶۹

میں ملک محمد الدین ولد ملک کرم الٰہی صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ سب انسپکٹر عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ساہیوال ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) زرعی اراضی ایک ایکڑ تین کنال واقع 245 ضلع ساہیوال قیمتی اندازاً ستر ہزار روپے

(۲) ایک مکان پختہ معہ دکانات ساہیوال مالیتی تیس ہزار روپے۔

(۳) ایک مکان واقعہ چک 245 ساہیوال مالیتی دو ہزار روپے۔

میرے ذمہ اس وقت باون ہزار روپے قرض ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۶۰/۵۶ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد الدین بقلم خود مکان 360/B-6 رحمٰن چوک۔ ساہیوال

گواہ شد: محمد طفیل صدر مجلس موصیان لیکچرار گورنمنٹ کالج۔ ساہیوال

گواہ شد: لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۰۵۹۶

میں منیر احمد ولد کرم دین صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ فوجی پنشنر عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی ساکن کلر کہار ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زرعی زمین بارانی واقعہ چکوال ۱۴ کنال بحساب -/۲۵۰ روپے فی کنال کل قیمت -/۳۵۰۰

(۲) سکنی جائداد چکوال ضلع جہلم ۲ کنال بحساب -/۶۰۰۰ روپے فی کنال کل قیمت -/۱۲۰۰۰

(۳) سکنی جائداد و مکانات کلر کہار ۲ کنال معہ لاگت مکان۔ کل قیمت -/۶۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۲/۳۷ روپے بطور پنشن ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: منیر احمد بقلم خود

گواہ شد: صفی الرحمٰن خورشید۔ مربی سلسلہ احمدیہ وصیت نمبر ۲۰۱۱۵

گواہ شد: سلطان بخش وصیت نمبر ۳۴۴۲ صدر جماعت احمدیہ کلر کہار۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

میرے ماموں لفٹیننٹ کرنل محمد طیب صاحب مشرقی پاکستان میں فوجی خدمات بجا لارہے تھے تاحال ان کا کچھ پتہ نہیں چل سکا احباب جماعت سے دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور دوسرے بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ آمین

(عبدالرشید سمارٹی۔ کراچی)

۲۔ میری بیوی کے بائیں بازو میں کچھ عرصہ سے درد ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین

حکیم سعد اللہ خان سوکالوی صدر جماعت احمدیہ سچا سودا۔ ضلع شیخوپورہ)

نئے
۱۰ روپے والے انعامی بانڈ
پہلا انعام ایک لاکھ روپے
۵۷۵ دیگر انعامات

پچیس انعامات
ایک ہزار روپے فی انعام
پچاس انعامات
پانچ سو روپے فی انعام
پانچ سو انعامات
ایک سو روپے فی انعام

یہ بانڈ
△ شکل و صورت میں دس روپے والے بانڈ جیسے ہیں سوائے اس کے کہ ان کے ساتھ کاؤنٹر فائل لگا ہوا ہے۔
△ ایک دفعہ خصوصی قرعہ اندازی اور اس کے بعد دس روپے والے بانڈوں کی ہر قرعہ اندازی میں شامل ہوتے رہیں گے۔
△ خصوصی قرعہ اندازی میں انعام نکل آئے تو بانڈ کاؤنٹر فائل کے ساتھ پیش کیجئے۔
△ خصوصی قرعہ اندازی میں شمولیت کے بعد کاؤنٹر فائل محفوظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔
△ آپ جتنے چاہیں بانڈ خرید سکتے ہیں۔
△ انعامات پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

تمام بینکوں، نیشنل سیونگ کے دفاتر اور ایجنٹوں سے دستیاب ہیں۔
جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد
ORIENT

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے نوجوانوں کو ذہین بننا چاہیئے اور ان کی نظر وسیع ہونی چاہیئے

جب بھی کوئی کام کرو اس کے تمام پہلوؤں کو اچھی طرح غور کرنے کے بعد اسے پورا کرنے کی کوشش کرو

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ہمارے نوجوانوں کو ذہین بننا چاہیئے اور ان کی نظر وسیع ہونی چاہیئے۔ وہ جب بھی کوئی کام کریں انہیں چاہیئے کہ اس کے سارے پہلوؤں کو سوچ لیں۔ اور کوئی بات بھی ایسی نہ رہے جس کی طرف انہوں نے توجہ نہ کی ہو۔ یہی نقص ہے جس کی وجہ سے میں نے دیکھا ہے کہ روحانیات میں بھی ہمارے آدمی بعض دفعہ فیل ہو جاتے ہیں اور وہ شکایت کرتے رہتے ہیں کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں مگر ہمیں خدا تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہوتی حالانکہ میں نے بارہا بتایا ہے کہ صرف نمازیں پڑھنے سے خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا قرب انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ حقیقی دین تو ایک مکمل عمارت کا نام ہے مگر تمہاری حالت یہ ہے کہ تم مکمل عمارت کا فائدہ صرف ایک دیوار سے حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تم خود ہی بتاؤ اگر کسی قلعہ کی تین دیواریں توڑ دی جائیں اور صرف ایک دیوار باقی رہنے دی جائے۔ تو کیا اس ایک دیوار کی وجہ سے اس قلعہ کے اندر رہنے والا محفوظ رہ سکتا ہے یقیناً جب تک اس کی چاروں دیواریں مکمل نہیں ہوں گی۔ اس وقت تک اس قلعہ کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قرب محض نمازوں کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ اور جس قدر احکام اسلام ہیں ان سب پر عمل کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے اگر تم نمازیں تو پڑھتے ہو لیکن تم میں جھوٹ کی عادت ہے یا نمازیں تو پڑھتے ہو مگر روزے نہیں رکھتے یا روزے تو رکھتے ہو مگر زکوٰۃ نہیں دیتے یا زکوٰۃ تو دیتے ہو مگر مالدار ہونے کے باوجود اور سفر کی سہولت ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے یا تم نمازیں بھی پڑھتے ہو، روزے بھی رکھتے ہو۔ حج بھی کرتے ہو۔ مگر کسی غریب کا مال ظالمانہ طور پر کھا جاتے ہو تو تمہارا یہ امید کرنا کہ تمہاری نمازیں تمہارے روزے اور تمہارا حج تمہیں فائدہ دے گا نادانی ہے کیونکہ تم اپنی روحانی عمارت کو چاروں گوشوں سے مکمل نہیں کرتے۔ تم اگر ایک طرف پچاس فٹ چوڑی دیوار بھی کھڑی کر دیتے ہو تو وہ تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکتی لیکن اگر تم چار انچ کی دیوار چاروں طرف بنا کر اس پر چھت ڈال لو تو وہ عمارت تمہیں سردی گرمی سے محفوظ رکھ سکتی اور خطرات سے بچا سکتی ہے۔ ....

اس طرح اگر تم نمازیں پڑھتے ہو اور اس قدر تعہد اور احتیاط کے ساتھ پڑھتے ہو کہ ایک نماز کا بھی ناغہ نہیں ہونے دیتے۔ لیکن تم روزوں میں سست ہو۔ یا اگر تم روزوں میں تو اس قدر چست ہو کہ سال میں سے چھ مہینے روزے رکھتے ہو مگر زکوٰۃ نہیں دیتے یا زکوٰۃ میں تو چست ہو مگر صدقہ و خیرات دینے میں سست ہو۔ یا صدقہ و خیرات دینے میں تو اس قدر چست ہو کہ اپنا سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں غریبوں اور مسکینوں کو دے دیتے ہو لیکن جھوٹ بول لیتے ہو تو تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جو صرف ایک طرف دیوار کھڑی کر کے اس سے پورے مکان کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔"

(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پیکنگ ۲ر فروری۔ آج تیسرے پہر صدر بھٹو دو روزہ چین کا دورہ ختم کرنے کے بعد واپس راولپنڈی روانہ ہو گئے۔ آپ کو انتہائی گرمجوشی کے ساتھ الوداع کہا گیا۔ ہوائی اڈے پر مسٹر چو این لائی وزیر اعظم چین دیگر تمام ممتاز چینی لیڈروں کے ہمراہ موجود تھے جب صدر بھٹو چو این لائی کے ہمراہ ایک کھلی کار میں دو میل لمبے راستہ پر ہوائی اڈے کو روانہ ہوئے تو سڑک کے دونوں طرف لاکھوں چینیوں نے پاک چین دوستی کے نعروں کے ساتھ انہیں الوداع کہا۔

صدر بھٹو نے چین سے روانہ ہونے سے پہلے ایک بیان میں کہا کہ میں نے چینی لیڈروں سے جو گفت و شنید کی ہے میں اس سے بالکل مطمئن ہو کر واپس جا رہا ہوں۔

لندن ۲ر فروری۔ سمندر پار کے پاکستانیوں کی کونسل کے زیر اہتمام کل یہاں پر ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں مغربی اور مشرقی پاکستان کے متعدد مسلمانوں نے تقاریر کیں اور اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ بھارت کے ناپاک عزائم کو ناکام بنا کر پاکستان کے اتحاد کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے جلسہ میں برصغیر کے مسلمانوں کو پھر غلام بنانے کے بھارتی منصوبے کی شدید مذمت کی گئی اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ مسلم بنگال اس منصوبے کو ناکام بنانے کے لئے شدید مزاحمت سے کام لے گا

نئی دہلی ۲ر فروری۔ کشمیری راہنما شیخ محمد عبداللہ کی بیگم پر بھارتی حکومت نے یہ پابندی لگا دی ہے کہ وہ چھ ماہ تک مقبوضہ کشمیر میں نہیں جا سکتیں کیونکہ ان کی سرگرمیاں ریاست کشمیر کی سالمیت کے منافی سمجھی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ شیخ محمد عبداللہ پر بھی گزشتہ سال سے کشمیر میں داخل ہونے پر پابندی عاید ہے۔

تل ابیب ۲ر فروری۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ اسرائیل نے مصر کے ساتھ بالواسطہ گفتگو شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ نہر سویز کو کھولنے کے بارہ میں جزوی سمجھوتہ ہو سکے۔

قاہرہ ۲ر فروری۔ مصر کے صدر انور السادات آج قاہرہ سے ماسکو روانہ ہو گئے ہیں روانگی سے قبل آپ نے کہا کہ اسرائیل کے ساتھ جنگ کرنے کے متعلق حتمی فیصلہ دورہ روس کے بعد کیا جائے گا۔ آپ نے کہا گزشتہ سال مصر کے سابق نائب صدر علی صابری کی گرفتاری کے بعد مصر اور روس کے تعلقات میں قدرے غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں جو بعد میں میرے دورہ روس کی وجہ سے دور ہو گئیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ روسی لیڈروں سے مزید اسلحہ کی سپلائی کے بارہ میں گفتگو کریں گے۔

واشنگٹن ۲ر فروری۔ صدر نکسن نے کہا ہے کہ ۱۹۷۲ء میں دنیا میں نظام امن کے کئی مواقع پیدا ہوں گے جن سے فائدہ اٹھانا چاہیئے آپ نے کہا یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ میرے روس اور چین کے دورے سے بین الاقوامی اختلافات ختم ہو جائیں گے کیونکہ روس امریکہ اور چین کے درمیان ابھی کافی وسیع خلیج حائل ہے تاہم دنیا کی بڑی طاقتوں کو چاہیئے کہ وہ اختلافات کے باوجود ایک ساتھ رہنے کے ذرائع کو اختیار کریں

راولپنڈی ۲ر فروری۔ صدر بھٹو عوامی جمہوریہ چین کا دو روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد آج شام راولپنڈی واپس پہنچ گئے۔ اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر صدر مملکت کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ صدر کا طیارہ آج شام ۵ بجے اسلام آباد پہنچنے والا تھا لیکن وہ ایک گھنٹہ تاخیر سے پہنچا۔

پیکنگ ۲ر فروری۔ پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین نے مشرقی پاکستان پر بھارت کے غاصبانہ قبضہ کی مذمت کی ہے اور خبردار کیا ہے کہ بھارتی جارحیت ختم کئے بغیر برصغیر میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے پاکستان کے جنگی قیدیوں اور بھارتی فوج کی زیر حراست مشرقی پاکستانی شہریوں کے مستقبل کے بارے میں گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور بھارت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جنیوا کنونشن کا احترام کرتے ہوئے پاکستان کے جنگی قیدیوں کو بلا تاخیر واپس کر دے۔ دونوں ملکوں کی طرف سے ان خیالات کا اظہار ایک مشترکہ اعلان میں کیا گیا ہے مشترکہ اعلان میں تمام ممالک پر زور دیا گیا ہے کہ وہ "بنگلہ دیش" کو تسلیم کرنے کے بارے میں جلد بازی سے کام نہ لیں کیونکہ ان کے اس اقدام کا مطلب یہ ہوگا کہ انہوں نے بھارتی جارحیت کو جائز قرار دے دیا ہے انہوں نے پاکستان کے خلاف بھارت کی کھلی جارحیت اور پاکستان کے ایک حصہ پر غاصبانہ قبضہ کی مذمت کرتے ہوئے اسے بین الاقوامی قوانین، اقوام متحدہ کے منشور اور بنڈونگ کے اصولوں کی خلاف ورزی قرار دیا مشترکہ اعلان میں صدر بھٹو نے ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان آئندہ تعلقات کسی بیرونی مداخلت کے بغیر وہاں کے منتخب نمائندوں کے درمیان مذاکرات کے ذریعے طے ہونے چاہئیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پاکستانی علاقوں سے بھارتی فوجیں نکال لی جائیں تاکہ یہ مذاکرات پر امن فضا میں ہو سکیں۔